REGD. NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
# الفضل
ربوہ

یوم شنبہ ۱۵ شعبان ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱ ؍

جلد ۴۹/۱۴ | ۱۳ تبلیغ ۱۳۳۹ ہش ۱۳ فروری ۱۹۶۰ء | نمبر ۳۵

# افریقہ کا ایک اور بڑا ملک نائیجیریا چند ماہ تک آزاد ہونے والا ہے۔

## ملکی معیشت کو مستحکم بنانے کے لئے قبل از وقت اہم اقدامات

لنڈن ۱۲ ؍ فروری۔ اب سے نو ماہ بعد نائیجیریا کے ۳۵۰۰۰۰۰۰ باشندے ایک آزاد اور خود مختار قوم بن جائیں گے۔ کیونکہ اس نوزائیدہ مملکت کو معرض وجود میں لانے کے لئے یکم اکتوبر کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ اور اس روز مغربی افریقی ساحل کے اس سب سے بڑے ملک کی آزادی کا وہ کام مکمل ہو جائیگا۔ جو ساٹھ سال قبل شروع کیا گیا تھا۔

اب تک اس ملک کے سیاسی مسائل کو حل کر لیا گیا ہے۔ لیکن ہر نئی قوم کے لئے یہ سوچنا لازم ہے۔ کہ دور حاضر کی ایک آزاد قوم کی حیثیت سے ہم اپنے اخراجات کے کفیل بھی ہو سکیں گے؟ اگر آزادی کے ساتھ ہی ملک میں مفلسی کا دور دورہ ہو جائے تو آزادی بے معنی رہ جاتی ہے۔ نائیجیریا نے اپنی آزادی کے سلسلہ میں اقتصادی پیمانے پر بہت اچھی تیاری کر لی ہے۔ اور ایسے موافق حالات موجود ہیں جو صنعتی ترقی کے لئے سازگار ثابت ہوں گے ۱۹۴۸ء سے ملک کی آمدنی تین گنے اضافہ سے پانچ پونڈ فی کس ہو گئی ہے۔ اور یہ بیرونی دنیا کو مال برآمد کئے بغیر نہیں ہو سکتا تھا۔ آمدنی کا یہ اضافہ نائیجیریا کی زرعی پیداوار کوکو، مونگ پھلی ربڑ، روئی اور دیگر ایسی چیزوں کی بڑھتی ہوئی مانگ کے باعث ہوا ہے۔ ۱۹۵۹ء میں نائیجیریا نے صرف برطانیہ کو ایک کروڑ بیس لاکھ پونڈ کا کھوپرا مہیا کیا تھا۔ ساڑھے تین لاکھ پونڈ کی مونگ پھلی برآمد کی گئی۔ اور ۵۳ لاکھ پونڈ کی روئی بھی دساور گئی جو بھارتی برآمد سے چھ گنا اور پاکستان کی برآمد سے پانچ گنا زیادہ ہے۔

سرکاری اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ نائیجیریا نے اپنے مستقبل پر کافی اعتماد کا ثبوت دیا ہے۔ قومی آمدنی کا دسواں حصہ سرمایہ کاری میں صرف کیا جا رہا ہے۔ یعنی سالانہ تقریباً دس کروڑ پونڈ۔ یہی وجہ ہے کہ فی کس قومی آمدنی آبادی کی رفتار سے زیادہ تیز رفتار ہے۔

گزشتہ تین سال میں زیادہ تر سرمایہ ترقیاتی پروگراموں پر لگایا گیا ہے ۱۹۵۵ — ۶۲ء تک کے سات سالوں میں حکومت ترقیاتی کاموں پر ۲۹ کروڑ پونڈ صرف کر چکی ہو گی۔ اس میں سے تقریباً ۹۰ لاکھ پونڈ بیرونی ذرائع سے حاصل کئے گئے ہیں۔ باقی سرمایہ ملکی وسائل سے ہی فراہم کیا گیا ہے۔ حکومت کا اندازہ ہے۔ کہ بیس کروڑ تیس لاکھ پونڈ سرکاری آمدنی اور مقامی قرضوں سے حاصل ہو جائیں گے اور مزید ۶۰۰۰۰۰۰۰ پونڈ برطانیہ مہیا کرے گا۔ گویا مالی وسائل متوقع اخراجات سے کم نہیں ہیں۔ یہ ایک ایسی صورت حال ہے۔ جو دیگر نوزائیدہ ملکوں کی مالی منصوبہ بندی میں موجود نہیں ہے۔ علاوہ ازیں نائیجیریا نے کافی حد تک سٹرلنگ فاضلات جمع کر کے اپنی مالی حالت کو اور زیادہ مضبوط بنا لیا ہے۔ ۱۹۵۸ء کے آخر میں ان کی مالیت ۲۲۰۰۰۰۰۰ پونڈ تھی جن میں سے سات کروڑ پونڈ ملکی کرنسی کی تقویت کے لئے ہیں۔ نائیجیریا نے حالیہ عرصے میں اچھے مالیاتی ادارے میں اچھا ماحول بھی پیدا کیا ہے۔ جو غیر ملکی سرمایہ کے لئے باعث کشش ہو رہا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ نائیجیریا فراخدلانہ رویے اور ٹھوس اقتصادی منصوبہ بندی کے ساتھ ایک آزاد قوم بننے کی تیاریاں کر رہا ہے۔ اور اس سلسلے میں نہ صرف افریقہ کی دیگر نوزائیدہ اقوام بلکہ دولت مشترکہ کے دیگر ملکوں کے لئے بھی ایک نمونہ بن کر دکھائے گا۔ اس ملک کے باشندوں کو اپنی منزل کا پتہ ہے۔ اور وہ اس سے [illegible] پانے کے لئے سرگرم کار ہیں۔

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم جناب ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب ربوہ —

ربوہ ۱۲ ؍ فروری بوقت دس بجے صبح

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو رات نیند خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی آ گئی۔ آج صبح اس وقت حضور کی عام طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب درد و الحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین اللّٰھم آمین

## مبلغ غانا مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری کی تشریف آوری

### ریلوے سٹیشن پر اہل ربوہ کی طرف سے پر جوش خیر مقدم

ربوہ ۱۲ ؍ فروری۔ مبلغ اسلام مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری غانا مغربی افریقہ میں چار سال تک تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے کے بعد مورخہ ۱۰ ؍ فروری ۱۹۶۰ء کی شام کو بذریعہ چناب ایکسپریس کراچی سے ربوہ تشریف لائے آپ چند یوم قبل غانا سے کراچی پہنچے تھے ریلوے سٹیشن پر وکالت تبشیر کے زیر اہتمام اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں جمع ہو کر آپ کا پر جوش و پر تپاک خیر مقدم کیا۔ احباب نے آپ کو بکثرت پھولوں کے ہار پہنانے کے علاوہ پر جوش اسلامی نعرے لگا کر آپکو نہایت پر خلوص طریق پر خوش آمدید کہا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپکا مرکز میں واپس آنا مبارک کرے۔ آمین

## تعلیم الاسلام کالج کا کل پاکستان بین الکلیاتی اردو مباحثہ

### ایک درجن سے زائد کالجوں کی شرکت ٹرافی ایس ایم کالج کراچی نے جیتی

ربوہ ۱۲ ؍ فروری۔ کل شام تعلیم الاسلام کالج کے چھٹے کل پاکستان بین الکلیاتی اردو مباحثہ میں انسان کے مستقبل پر تین گھنٹے سے زائد عرصہ تک بہت گرما گرم بحث ہوئی۔ جس میں کراچی، راولپنڈی، لاہور، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، بہاولپور، ملتان، سرگودھا، لائلپور اور میرپور آزاد کشمیر کے ایک درجن سے زائد نامور کالجوں کی پندرہ ٹیموں کے تیس مقررین نے حصہ لیا بالآخر ایوان نے بہت بھاری اکثریت سے زیر بحث موضوع ”انسان کا مستقبل روشن ہے“ کے حق میں اپنی رائے کا اظہار کر کے ثابت کر دکھایا کہ انسان اپنے مستقبل کے بارے میں بہر حال پر امید ہے۔ اس شاندار بین الکلیاتی اردو مباحثہ میں ٹرافی ایس ایم کالج کراچی نے جیتی۔ اول انعام پنجاب یونیورسٹی یونین کے پرویز پروازی اور ایس ایم کالج کراچی کے نسیم اختر مشترکہ طور پر

(باقی صفحہ ۸ پر)



ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۶۰ء

# سلسلۂ مجدّدین

جیسا کہ ہم نے گذشتہ اداریوں میں ذکر کیا ہے اللہ تعالےٰ نے تجدید و احیائے اسلام کے لئے ایک خاص پروگرام تجویز کر رکھا ہے جس کی نشاندہی نہ صرف کلام اللہ اور احادیث نبوی سے ہوتی ہے بلکہ جس کی تصدیق خود سلسلہ مجددین کے مبعوث ہونے سے ہوتی ہے۔ ہر مسلمان جانتا ہے کہ تیرہ سو سال کے عرصہ میں مجددین آتے رہے ہیں اور ہر مجدد ایسے وقت میں آتا رہا ہے جب لوگوں نے اسلام کے اصولوں پر عمل کم کر دیا۔ یا ان کو بیرونی اثرات اور اپنی عقلی تدابیر سے بدل دیا اور ان کی جگہ رسومات اور رواج کو اختیار کر لیا۔ چنانچہ آپ ان مجددین کی زندگیوں اور ان کے وقت کے حالات کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ اگر اللہ تعالےٰ بروقت کسی کو مبعوث نہ کرتا تو اسلام بھی دوسرے دینوں کی طرح ایک داستان پارستان بن کر رہ جاتی

حدیثِ مجددین میں علیٰ راس مائۃ سنۃٍ فرمایا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ معمولاً ہر سو سال کے دوران میں دین میں بدعتیں در آتی ہیں جن کو اصل سے جدا کرنا لازمی ہوتا ہے تاکہ دین کا آفتاب عالمتاب اپنی پوری درخشانی کے ساتھ چمکے اور اس کی روشنی چاروں طرف از سرِ نو پھیلے۔ مسلّمہ طور پر حضرت عمر بن عبد العزیز علیہ الرحمۃ پہلی صدی کے مجدد تھے۔ آپ ان کے عہد کا مطالعہ اس طرح کر سکتے ہیں کہ جو جو اصلاحات آپ نے اپنی زندگی میں کیں وہ ضروری تھیں یا نہیں اور جو برائیاں معاشرہ میں پھیلی ہوئی تھیں اگر ان کو پنپنے دیا جاتا تو وہ کتنا نقصان کرتیں۔ اسی طرح آپ دیگر مجددین کے عہدوں کے حالات پر غور کرکے یقیناً اسی نتیجہ پر پہنچیں گے کہ عین اس وقت وہ مبعوث ہوتے رہے ہیں جب اسلامی اصول کسوف و خسوف کے اندھیروں میں آ جاتے رہے ہیں اور اللہ تعالےٰ کا مبعوث کردہ مجدد وقت ان اندھیروں میں از سرِ نو اسلام کا نور چمکاتا رہا ہے۔ چنانچہ حضرت امام غزالی علیہ الرحمۃ کے وقت میں عجیب عجیب فلسفیانہ مسائل اٹھ کھڑے ہوئے تھے یونانی فلسفہ کی ترویج نے بہت سے علمائے اسلام کے ایمانوں میں تنزلزل ڈال رکھا تھا۔ یہ ایسا وقت تھا کہ اگر اللہ تعالےٰ کا مبعوث کردہ کوئی انسان اس وقت کھڑا نہ ہوتا تو یقیناً مسلمانوں کی ذہنی حالت بھی اس وقت ویسی ہی ہو جاتی جیسی کہ از منۂ وسطیٰ میں اس فلسفہ کی زد میں آ کر یورپ کے عیسائیوں کی ہو گئی تھی اور جس کا اثر آج تک یورپ میں بڑھتا ہی چلا جاتا ہے اور اس وقت تک بڑھتا چلا جائیگا جب تک اسلام کی روشنی یورپ کے افق پر طلوع نہ ہوگی۔

اس آخری دور میں جب اسلامی حکومت کا مرکز نہایت کمزور ہو چکا تھا اور خلافت نما بادشاہی جو بغداد سے چلی مصر میں پہنچی اور پھر ترکوں کے ہاتھ میں آئی اس کا اثر نہایت محدود ہو چکا تھا اور اسلامی حکومت خالصۃً دنیا داری رنگ اختیار کر چکی تھی جس کی شان و شوکت ہندوستان مغلیہ فرمانروائی کی صورت میں اپنے کمال کو پہنچ گئی تھی شہنشاہ اکبر نے کھلم کھلا غیر اسلامی معتقدات کی طرفداری اور الحادی اور غیر مسلم عناصر کی پرورش شروع کر دی تھی اور چاروں طرف سے اسلامی دنیا پر باطل حملہ آور ہو رہا تھا عین اس وقت سرہند کی سرزمین سے تجدید و احیائے اسلام کا آفتاب طلوع ہوا۔

کفر کے مقابلہ میں اسلام کی اس وقت کیا حالت تھی اس کا پتہ حضرت سید احمد سرہندی المعروف مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی تصانیف سے لگتا ہے۔ چنانچہ آپ کے مکتوبات سے چند حوالے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

"ایک ہی قرن میں اسلام کی غربت ایسے نہج تک جا پہنچی ہے کہ اب اہل کفر صرف اتنے پر مطمئن نہیں ہیں کہ اسلامی آبادیوں میں کفر کے قوانین کھلم کھلا جاری ہوں وہ خواہاں ہیں کہ اسلامی قوانین یکسر ملیا میٹ کر دئے جائیں اور نہ مسلمانوں کا کوئی اثر باقی رہے نہ مسلمانی کا! ان لوگوں نے معاملات کو اس نوبت تک پہنچا دیا ہے کہ اگر کوئی مسلمان شعائر اسلامی کا اظہار بھی کرے تو اسے قتل کر دیا جاتا ہے"

(جلد ۱ صفحہ ۱۰۷)

"مسلمان ایمان کے باوجود اہل کفر کے طور طریقوں پر عمل پیرا ہیں اور ان کے ایام کا احترام کرتے ہیں"

(جلد ۱ صفحہ ۳۲۷)

"اہل کفر کے بہت سے احکام مسلمانوں کے اندر زور پکڑ گئے ہیں"

(جلد ۱ صفحہ ۵۶)

"اسلام کی بے چارگی اس حد کو آ پہنچی ہے کہ کفار کھلم کھلا اسلام پر اعتراض اٹھاتے ہیں۔ مسلمانوں کی مذمت کرتے ہیں اور کوچہ و بازار میں بے کھٹکے کفر کے طور طریقے عمل میں لاتے اور ان کے ماننے والوں کی مدح کرتے ہیں اس کے برعکس مسلمانوں کو اسلامی احکام پورے کرنے سے روکا جاتا ہے اور طنز و بدگوئی سے کام لیا جاتا ہے۔ سبحان اللہ وبحمدہٖ۔"

(جلد ۱ صفحہ ۸۲)

"اس وقت بدعات کے فروغ تمام کی وجہ سے ساری دنیا ظلمتوں کا ایک سمندر دکھائی دیتی ہے کس کی مجال ہے کہ سنت کی حمایت میں زبان کھولے"

جلد ۲ صفحہ ۱۰۳

. . . . . . . . .

ان حوالوں سے ظاہر ہے کہ جب حضرت مجدد الف ثانی مبعوث ہوئے اس وقت دین اسلام کا ضعف کس حد تک پہنچ چکا تھا یہ عین وہ وقت تھا کہ اللہ تعالےٰ کی غیرت جوش میں آئی۔ یہ وہ وقت تھا کہ اگرچہ بظاہر خلافت ترکوں کے ہاتھ میں تھی مگر ہندوستان بطور ایک اسلامی ملک کے تمام اسلامی دنیا کا مرکز بنا ہوا تھا۔ تمام دنیا کے علماء و فضلاء کی نظریں اس خطۂ ارضی پر لگی ہوئی تھیں اور اسلامی ممالک سے قافلہ در قافلہ اہل ہنر مسلمان ہندوستان میں وارد ہو رہے تھے۔ لیکن یہاں کی وہ حالت تھی جو حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے بیان فرمائی ہے اس سے اندازہ کیجئے کہ تمام اسلامی دنیا کس روحانی نکبت اور تباہی کے دور سے گزر رہی تھی سچی بات تو یہ ہے کہ اگر اس وقت حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ جیسی شخصیت کو اللہ تعالےٰ مبعوث نہ فرماتا تو شاید آج ہندوستان میں کیا تمام دنیا میں اسلام کا نام لینے والا کوئی نہ ہوتا

آپ کے بعد ایک نئی قوم یورپین ہندوستان میں نمودار ہوئی جو اپنے ساتھ بگڑی ہوئی عیسائیت اور الحاد کا وہ بے پناہ طوفان لے کر آئی جس نے از منۂ وسطیٰ میں یورپ میں سر نکالا تھا اس طوفان عظیم کا مقابلہ کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ کو مبعوث فرمایا جنہوں نے دین اسلام کے چہرے سے ان تاریکیوں کو دور کیا جو مسلمانوں کی اسلامی شعائر سے دوری اور اول اول اس قوم کی آمد سے چھانے لگی تھیں۔ آپ کے بعد حضرت سید احمد بریلوی کو مبعوث کیا گیا انہوں نے حضرت شاہ ولی اللہ کی اصلاحات کو عملی جامہ پہنانے کی سرتوڑ کوشش فرمائی اور دین کے چراغ کو اپنے خون کے تیل سے جلتا کیا۔

یہ مغربی طوفان اتنا عظیم ہے کہ اسکے مقابلہ میں تمام اسلامی دنیا کو اور بہال کرنے کی ضرورت تھی تمام اسلامی دنیا کے گوشہ گوشہ میں شرک جلی و خفی اپنا ڈیرہ ڈالنے کے لئے ہر قسم کے نئے سے نئے ہتھیار لے کر پھیل گیا۔ یہ ایسا طوفان ہے کہ پہلے کبھی نہیں آیا تھا اس کے جلو میں نہ صرف یونانی فلسفہ ہے بلکہ نیا مادی فلسفہ سائنس صنعت و حرفت اور حکومت الغرض کوئی مقابلہ کا ایسا ہتھیار نہیں ہے جو نہ ہو۔ حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ نے اس طوفان کو بڑی حد تک روکا اور آفتاب اسلام کی شعاعیں گھر گھر تک پہنچائیں۔ تاہم شیطان بھی اپنے نئے نئے لشکر میدان میں لاتا جا رہا ہے۔ اور اس وقت تمام اسلام اس کے نرغہ میں آیا ہوا ہے اور وقت کا تقاضا ہے کہ سارے زمانوں سے بڑھ کر اس زمانے میں اللہ تعالےٰ اپنی قدرت نمائی دکھاتا۔ چنانچہ اس نے اپنی سنت کے مطابق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس صد گونہ طوفان کا مقابلہ کرنے کے لئے مبعوث فرمایا۔ آپ نے اللہ تعالےٰ کے حکم سے ایک جماعت بنائی جو آپ کے بتائے ہوئے طریقوں پر میدان کارزار میں اس طوفان کا مقابلہ کر رہی ہے۔ جس کی کمان اس وقت آپ کے پسر موعود سیدنا حضرت مصلح موعود ایدہ الودود کے ہاتھ میں ہے۔ آپ کی رہنمائی میں جماعت کرۂ ارضی کے تمام کناروں پر اپنے مورچے قائم کر چکی ہے۔ معرکہ بے شک بڑا عظیم ہے۔ لیکن ہمارا علیٰ وجہ البصیرت ایمان ہے کہ فتح اسلام کی ہوگی۔ اللہ اکبر!

---

## ولادت

میرے بھائی محمود احمد صاحب انور بی اے کو خدا تعالےٰ نے مورخہ ۲۳/۱ کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ بزرگان سلسلہ و صحابہ و درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو لمبی عمر والا نیک اور خادم دین بنائے۔ آمین

خاکسار محمود احمد سعید

واقف زندگی ربوہ

# ہالینڈ میں تبلیغ اسلام

## • کامیاب پبلک جلسے • اخباری نمائندگان سے انٹرویو

## ریڈیو کے ذریعہ تبلیغ - متعدد افراد کا قبول اسلام

رپورٹ ہالینڈ مشن بابت اکتوبر نومبر دسمبر ۱۹۵۹ء

از مکرم عبدالحکیم صاحب اکمل بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

### وفود کی آمد

اس عرصہ میں سکولوں کے طالب علموں اور دیگر تنظیموں کی طرف سے متعدد وفود مشن ہاؤس آتے رہے۔ جہاں اسلام اور احمدیت کے متعلق ان کو پوری پوری معلومات مہیا کی جاتی رہیں۔ آنے والے وفود تقاریر سننے کے علاوہ لٹریچر حاصل کرتے رہے۔ جس سے نئی پود میں اسلام کی صحیح تعلیم پھیلنے کے مواقع پیدا ہوئے۔ اسطرح مزید چار علمی مجالس منعقد کرنے کا موقعہ میسر آیا۔

مورخہ ۱۳ر اکتوبر ہیومنسٹ سوسائٹی کی طرف سے ۱۵ افراد پر مشتمل نوجوانوں کا ایک گروپ مشن ہاؤس آیا۔ مکرم جناب حافظ صاحب انچارج مشن نے ان کے سامنے ایک گھنٹہ تک تعلیمات اسلامیہ کو بیان کرتے ہوئے تقریر فرمائی۔ نیز جماعت احمدیہ کی مساعی اور تاریخ سے بھی مطلع کیا۔ اس کے بعد سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ تا اسلام کے متعلق غلط خیالات جوان کے اذہان میں راسخ ہو چکے ہیں باہر آئیں۔ اور ان کو دور کر کے صحیح خیالات ذہن نشین کرائے جائیں۔ علاوہ ازیں انہیں لٹریچر بھی دیا گیا۔ تا خود پڑھ کر بھی مستفید ہو سکیں۔ اور دوسروں تک بھی اسلام کا پیغام پہنچ سکے :-

(۲) مورخہ ۱۷ر اکتوبر کو آزاد خیال پیس یونین کے ایک سکول کے بیس طالب علموں کا ایک وفد پادری صاحب کی معیت میں مسجد آیا۔ اور ان کے سامنے بھی مکرم انچارج صاحب نے ایک گھنٹہ تک تعلیمات اسلامیہ کو بیان فرمایا۔ اور قرآن مجید کی اعجازی شان سے آگاہ کیا۔ جملہ طلباء نے اس میں کافی دلچسپی کا اظہار کیا۔ اور سوالات کے موقعہ پر علمی اور تحقیقی سوالات دریافت کر کے صحیح رنگ میں تحصیل علم کے شوق کا ثبوت دیا۔ جملہ سوالوں کا مناسب رنگ میں جواب دیا گیا۔ خواہشمند طلباء کو لٹریچر بھی دیا گیا

(۳) مورخہ ۲۵ر نومبر کو مذکورہ بالا سکول کی طرف سے طلباء کی ایک اور جماعت جو ۲۵ افراد پر مشتمل تھی۔ مشن ہاؤس آئی۔ ان کے سامنے بھی حسب سابق مکرم برادرم حافظ صاحب نے ایک گھنٹہ تک تعلیمات اسلامیہ کو بیان کیا۔ اور اسلام اور عیسائیت میں مابہ الامتیاز پہلوؤں کو واضح فرمایا نیز فرمایا کہ اسلام قبول کرنے سے کسی قسم کا نقصان نہیں ہوتا۔ کیونکہ اسلامی تعلیم کی رو سے ہمارا فرض ہے کہ جملہ انبیاء علیہم السلام اور کتب سماویہ پر ایمان لائیں۔ ایک شخص اگر کسی ایک نبی پر بھی ایمان نہیں رکھتا۔ تو وہ حقیقی مسلمان نہیں رہتا۔ اسی لئے ہم مسیح علیہ السلام کو بھی خدا تعالےٰ کا سچا اور برگزیدہ رسول تسلیم کرتے ہیں۔ اور ہمارے دل میں ان کی ایسی عزت ہے۔ جیسے اور انبیاء کی۔ پس اسلام کی تعلیم کو اپنانے سے وسیع پیمانہ پر برادری کی بنیاد پڑتی ہے۔ اور دنیا میں امن وسلامتی کے مواقع قریب سے قریب تر ہو جاتے ہیں :-

(۴) مورخہ ۲ر دسمبر کو ۳۰ نوجوان اسلام اور احمدیت کے متعلق معلومات کے لئے مسجد میں تشریف لائے۔ حافظ صاحب محترم نے ان کے سامنے ایک گھنٹہ تک تقریر فرمائی اور اسلامی نظریات سے مطلع کیا جماعت احمدیہ کے متعلق ان کے استفسار کے جواب میں آپ نے وضاحت کرتے ہوئے بتلایا کہ ہمارے بانی کا دعوےٰ مسیح موعود اور مہدی موعود ہونے کا تھا۔ آپ کی قائم کردہ جماعت کے ذریعہ آپ کے خلفاء کی عدیم المثال راہ نمائی میں لوگوں کے اذہان میں ایسا انقلاب پیدا ہوا ہے کہ اب ہر گذرنے والے لمحہ میں فطرت انسانی اسلام کی تعلیم جو کہ دین فطرت ہے کی فوقیت اور برتری کو تسلیم کرنے کی طرف مائل ہوتی جا رہی ہے۔ آپ نے حاضرین کو بتلایا کہ جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی سے قبل کے حالات کو اگر مدنظر رکھیں۔ اور اس کے بعد کی تبدیلیوں کو بنظر غائر دیکھیں تو لوگوں کے خیالات میں زمین و آسمان کا فرق نظر آتا ہے۔ وہ لوگ جو اسلام کے نام سے بیزار نظر آتے تھے اب اس کے مطالعہ میں مصروف نظر آتے ہیں۔ بانی سلسلہ احمدیہ نے آج سے قریباً ساٹھ ستر سال پہلے پیشگوئی کے طور پر فرمایا تھا کہ ؎

آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مردوں کی ناگاہ زندہ وار

### دیگر جلسوں میں شرکت

دیگر احباب کے پروگراموں میں شمولیت کے بھی مواقع میسر آتے رہے۔ چنانچہ اہم اور مشہور سوسائٹیوں کی طرف سے دعوت نامے موصول ہوئے۔ جہاں منتظمین جلسہ کے علاوہ دیگر احباب سے بھی تعارف حاصل کرنے کا موقعہ ملا۔

مورخہ ۵ر نومبر کو ورلڈ کانگریس آف فیتھس کا اجلاس ہالینڈ کے دارالخلافہ ایمسٹرڈم میں منعقد ہوا۔ منتظمین جلسہ کی طرف سے ہمیں بھی دعوت نامہ موصول ہوا۔ مکرم انچارج صاحب کی دیگر مصروفیت کے باعث خاکسار کو شمولیت کا موقعہ ملا۔ خاکسار نے کانگریس کے صدر صاحب (De woude) سے ملاقات کی اور کچھ دیر گفتگو ہوتی رہی۔ آپ ایمسٹرڈم کی یونیورسٹی لائبریری میں کام کرتے ہیں۔

(۲) مورخہ ۱۸ر دسمبر کو (Dutch Arab Circle) ایک مشہور سوسائٹی کی طرف سے لائیڈن میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں شرکت کے لئے ہمیں بھی دعوت نامہ موصول ہوا۔ چنانچہ خاکسار کو شمولیت کا موقعہ ملا۔

خاکسار جلسہ میں شمولیت کے لئے بذریعہ ٹرام لائیڈن پہنچا۔ یہ ایک چھوٹا سا شہر ہے۔ مگر علوم شرقیہ کی تحصیل کا مرکز ہونے کے لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اور یہاں کی یونیورسٹی اپنی معیاری تعلیم کی وجہ سے بہت مشہور ہے۔

جلسہ کا انتظام شہر کے ایک بڑے میوزیم کی عمارت میں تھا۔ لیکچرار صاحب اسی میوزیم کے ناظم تھے۔ آپ نے پون گھنٹہ تک مصر قدیم اور مصر جدید کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اور بعد ازاں عجائب گھر کی بھی سیر کروائی۔ اس عجائب گھر میں جس چیز نے لوگوں کو سب سے زیادہ متاثر کیا وہ مصر کی ممیز تھیں یعنی انسانوں اور جانوروں کی نعشوں کو مصالحہ جات لگا کر سینکڑوں سال تک محفوظ رکھنے کا طریقہ۔

اس موقعہ پر بھی خاکسار کو ناظم صاحب عجائب گھر مجلس کے صدر صاحب ڈاکٹر درویس اور سیکرٹری صاحب مجلس سے ملاقات کرنے کا موقعہ ملا۔

### پریس میں تذکرہ

عرصہ زیر رپورٹ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ریڈیو۔ خبر رساں ایجنسیوں اور اخبارات نے ہماری تبلیغی مساعی میں کافی دلچسپی لی۔ اب تک ملک کے مختلف حصوں میں شائع ہونے والے اخبارات کے ۳۰ عدد چھوٹے بڑے تراشے موصول ہو چکے ہیں بعض ماہوار اور باتصویر رسالہ جات نے جماعت کی مساعی کے متعلق خبر دی اور ایک ہفتہ وار رسالہ نے جماعت کی مختصر تاریخ کے ساتھ اس کی قبر مسیح کی تحقیق کو شائع کرتے ہوئے ایک بڑے سائز کی قبر مسیح کی تصویر بھی شائع کی۔ اخبارات نے مسجد ہیگ اور مشن ہاؤس کے نام موٹی سرخیوں سے شائع کر کے ہزاروں افراد تک پہنچایا۔ یہی وجہ ہے کہ لوگوں کے خطوط مزید معلومات کے لئے کثرت سے آ رہے ہیں اور زائرین کی تعداد میں بڑا اضافہ ہوا ہے۔ دینیات کے پروفیسرز ڈاکٹرز اور پادری صاحبان انفرادی ملاقات کے لئے مشن ہاؤس تشریف لائے۔

### اخباری نمائندگان کی آمد اور انٹرویو

مورخہ ۹ر نومبر کو ہیگ کے ایک مؤقر روزنامہ کا نمائندہ مشن ہاؤس آیا اور مکرم جناب انچارج صاحب کے ساتھ گھنٹہ بھر تک گفتگو کرتا رہا۔ باتوں کے دوران میں اس نے بتلایا کہ آپکی تبلیغی مساعی کے متعلق اخبارات میں بار بار تذکرہ سے مجھے آپ کی جماعت کے تفصیلی حالات معلوم کرنے کی جستجو پیدا ہوئی ہے۔ یہاں اس بات کا ذکر بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ یہ اخبار مذہبی رجحانات کی طرف زیادہ جھکاؤ کے باعث ہمارے مشن کی مساعی کو شائع کرنے سے اکثر گریز سے ہی کام لیتا رہا ہے۔ اور اگر کبھی کچھ شائع بھی کیا۔ تو بہت چھوٹی سی جگہ میں۔ اس اخبار کے نمائندہ کا مسجد میں آکر معلومات حاصل کرنا ایک بہت بڑی کامیابی کی دلیل ہے

مورخہ ۱۰ اکتوبر کو A.N.A.P. جو کہ سارے ملک کو خبریں مہیا کرنے والا مرکزی ادارہ ہے کا نمائندہ مشن ہاؤس پہنچا اور دیر تک جماعت کی غرض و غایت اور تبلیغی مساعی پر سوالات دریافت کرتا رہا۔ اس ادارہ کے ذریعہ بفضلہ تعالیٰ ہماری تبلیغی کارگزاری کی خبریں ملک کے کونے کونے تک پہنچ گئیں۔ اور ایسی ایسی اخباروں کے تراشے موصول ہوئے کہ جہاں ابھی تک ہم نہیں پہنچ سکے تھے

مورخہ ۱۹ نومبر کو (HET VADERLANS) اخبار کا نمائندہ مشن ہاؤس آیا اور مکرم جناب حافظ صاحب سے ایک گھنٹہ تک گفتگو کرتا رہا۔ اس نے اپنے سوالات کے دوران جماعت کی تاریخ ہالینڈ اور یورپ کے دیگر ممالک میں مساجد کی تعمیر اور مشنوں کے قیام اور مبلغین کے طریق کار کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ چنانچہ مذکورہ اخبار کی اشاعت مورخہ ۳۰ نومبر میں حافظ صاحب محترم کی ایک بڑی تصویر کے ساتھ انٹرویو کی رپورٹ شائع ہوئی۔

## قبر مسیح پر تفصیلی مضمون

ہالینڈ کے سب سے پرانے اور کثیر الاشاعت ہفتہ وار باتصویر رسالہ (WERELD KRONIEK) جو عمدہ آرٹ پیپر پر شائع ہوتا ہے۔ میں ایک ڈچ سیاح کی طرف سے شمالی ہند پر ایک مضمون شائع ہوا۔ جس میں کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے مقالہ نگار نے قریباً پورے ایک صفحہ پر قبر مسیح کا بھی تفصیلی ذکر ہے اور ساتھ ہی مسیح علیہ السلام کے مقبرہ کی ایک بڑی تصویر بھی دی ہے

## ماہنامہ Conto میں مسجد ہیگ کا تذکرہ

ایک آزاد خیال عیسائی سکول کے ماہانہ رسالہ Conto میں مسجد ہیگ پر ڈیڑھ صفحہ کا ایک مقالہ شائع ہوا۔ جس میں قریباً نصف صفحہ پر ہاتھ سے بنایا ہوا مسجد کا نقشہ بھی دیا گیا ہے۔ مضمون نگار نے مشن کی تبلیغی مساعی کے طریق کار کو اچھے تاثر کے ساتھ بیان کرتے ہوئے مشن کے قیام کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی ہے۔ چند ایک اقتباسات کا خلاصہ مندرجہ ذیل ہے

عنوان ہے "ہالینڈ کی مسجد"

"مسجد ہیگ کی زیارت اپنے اندر ایک عجیب اثر رکھتی ہے۔ مسجد کا دروازہ ہر شخص کے لئے ہر وقت کھلا رہتا ہے کیونکہ اس کے بنانے کا مقصد بھی یہی ہے کہ لوگ وہاں آئیں۔

دروازہ کے پاس باہر کی طرف ایک بورڈ لگا ہوا ہے جو ہر شخص کو اندر آنے کی دعوت دیتا ہے۔ اندر داخل ہوتے ہوئے ایک مشرقی قطع وضع کا شخص جس کا نام مسٹر حافظ ہے خوش آمدید کہتے ہیں اور ہم ایک بڑے ہال میں داخل ہوتے ہیں۔ پھر سٹنگ روم میں بیٹھتے ہیں وہ پہلے خیریت پوچھتے ہیں اور اس کے بعد آہستہ آہستہ اسلام کے متعلق کچھ بتلاتے ہیں۔ مگر وہ ایسے آدمی نہیں کہ ایک دم سب کچھ بتلا دیں۔ بلکہ خاص مشرقی طریقہ پر نہایت اطمینان کے ساتھ بات آگے چلتی ہے۔ پھر سوالات کے جوابات کے ساتھ ساتھ اسلام کی تعلیم کو بیان کیا جاتا ہے۔ کافی وغیرہ سے زیادہ ضیافت کے بعد وہ ایک رجسٹر دیتے ہیں جس میں ہالینڈ کے ہر ممکن اخبار کے تراشے موجود ہیں جنہوں نے احمدیہ مشن کی مساعی کا تذکرہ کیا ہے۔

پھر حافظ صاحب بتلاتے ہیں کہ وہ پاکستان سے آئے ہیں جہاں پر جماعت کا مرکز ہے اور جہاں سے باقاعدہ طور پر مبلغین تیار کر کے دنیا میں چاروں طرف بھجوائے جاتے ہیں۔ ہر جمعہ کے روز ڈیڑھ بجے سے دو بجے تک مسجد میں ایک خاص نماز کا پروگرام ہوتا ہے۔ مسجد بالکل سادہ ہے جو سفید دیواروں اور سبز قالین پر مشتمل ہے۔ نماز کی ادائیگی کے بعد سب لوگ میٹنگ روم میں آ بیٹھتے ہیں جہاں پر مختلف موضوعات پر گفتگو ہوتی ہے۔ اور سوالات کے جوابات کا موقع ملتا ہے"

(باقی)

## اعلان

چونکہ مکرم چوہدری عبدالحق صاحب ورک بعض مخصوص حالات کی وجہ سے زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ کے عہدہ سے مستعفی ہو گئے ہیں اس لئے صدر محترم نے ان کا استعفیٰ منظور فرماتے ہوئے مکرم چوہدری احمد مختار صاحب کو زعیم اعلیٰ کراچی نامزد فرمایا ہے احباب مطلع رہیں۔

کراچی کوئٹہ اور قلات ڈویژنوں سے چندہ تعمیر کے تقایاجات کی وصولی کا کام اب مکرم چوہدری احمد مختار صاحب فرمائیں گے البتہ مکرم چوہدری عبدالحق صاحب ورک بھی ان کے شریک کار رہیں گے۔ کچھ عرصہ تک یہ دونوں اصحاب سابق سندھ کی مجالس سے چندہ تعمیر وصول کرنے کے لئے دورہ

نقد و نظر

# تفسیر کبیر (جلد پنجم حصہ دوم)

تالیفِ منیف: حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعتِ احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ

ضخامت:- بڑے سائز کے پانچ سو صفحات

کتابت اور طباعت و تجلید:- عمدہ اور خوبصورت

قیمت فی جلد:- دس روپے (علاوہ محصول ڈاک)

تفسیر کبیر اپنی بے شمار معنوی خوبیوں اور بلند پایہ محاسن کی وجہ سے بجا طور پر قرآنی علوم کا ایک نہایت مہتم بالشان انسائیکلوپیڈیا ہے۔ جس میں اللہ تبارک تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات۔ قرب الٰہی اور اس کی کیفیات۔ اسلامی عقائد۔ اوامر و نواہی اور ان کی پُرحکمت تفصیلات نبوت۔ کتب سماوی اور رسالت حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم۔ حیات اُخروی۔ اخلاق باریٔ الخلق۔ قوموں کے عروج و زوال کے اسباب۔ امم سابقہ کے احوال۔ آخری زمانے میں اسلام کے از سر نو احیاء۔ اس کے عالمگیر غلبہ کی بشارات اور ان کے عظیم الشان ظہور اور بے شمار دیگر اہم موضوعات پر جدید تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے نہایت احسن پیرائے میں سیر حاصل بحث کی گئی ہے اور ان سب امور پر ایسے مسحور کُن انداز میں روشنی ڈالی گئی ہے کہ جس سے قلوب و اذہان اور ایمان و ایقان کو ایک نئی جلاء اور تازگی نصیب ہوتی ہے اور فکر و نظر میں ایسی وسعت پیدا ہوتی ہے کہ انسان بلا مبالغہ اپنے آپ کو ایک اور ہی عالم میں محسوس کرنے لگتا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے تفسیر کبیر کے سلسلہ کو شروع فرما کر نہ صرف جماعت پر بلکہ تمام بنی نوع انسان پر احسانِ عظیم فرمایا ہے اس طرح آپ نے قرآنی علوم کو سب کے لئے عام فرما کر اقوام عالم کے لئے ہدایت کی راہ کو اس قدر آسان کر دیا ہے کہ وہ قرناً بعد قرنٍ اس سے مستفید ہوتی چلی جائیں گی اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ دنیا میں جس روحانی انقلاب کی بنیاد پڑی ہے وہ پورے کرۂ ارض پر محیط ہونے کے بعد دنیا کو مستقل طور پر صراطِ مستقیم پر گامزن رکھنے کا باعث بنتا چلا جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

زیر نظر جلد اسی پُر معارف سلسلۂ تفسیر کی ایک کڑی ہے جو سورۃ الفرقان اور سورۃ الشعراء کی نہایت ہی لطیف اور پُر اثر دلچسپ تاثیر تفسیر پر مشتمل ہے اور حال ہی میں طبع ہو کر منظرِ عام پر آئی ہے۔ اس جلد میں علی الخصوص قرآنِ مجید کی دوسری الہامی کتابوں پر برتری اور فوقیت۔ آئندہ ظاہر ہونے والے فتنوں اور مشکلات کے علاج۔ مخالفوں کے اعتراضوں کے جوابات نیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام دیگر انبیاء پر فضیلت آپ کے دعوے کی عمومیت۔ آپ کی بے نظیر کامیابی اور ترقی نیز عالمگیر روحانی حکومت کے قیام سے متعلق پیشگوئیوں اور متعدد گزشتہ انبیاء اور ان کی امتوں کے واقعات اور حالات کو نہایت عمدہ عام فہم اور دلچسپ پیرائے میں بیان کیا گیا ہے۔ پھر خاص طور پر بعض آیات کی تفسیر کے ضمن میں اسلام اور مذہبی رواداری۔ اسلام کی رواداران تعلیم کے اثر۔ اسلام اور امن عالم اور ان سے متعلقہ دیگر اہم موضوعات پر ایسے تحقیقی اور مبسوط مقالے درج کئے گئے ہیں۔ اور ایسے ایسے لطیف نکات مستنبط کر کے دکھائے گئے ہیں کہ جنہیں پڑھ کر روح وجد میں آئے بغیر نہیں رہتی۔

یہ جلد تمام سابقہ جلدوں کی طرح علوم ظاہری و باطنی کا ایک بیش بہا خزانہ ہے۔ اس کے باوجود قیمت صرف دس روپے فی جلد ہے جو نہ ہونے کے برابر ہے۔ احباب جماعت کو اسے خریدنے میں بہت جلدی کرنی چاہیئے ورنہ بہت ممکن ہے بعد میں انہیں کسی قیمت پر بھی نہ مل سکے جیسا کہ بعض سابقہ جلدیں اب بالکل نایاب ہیں اور اگر کہیں بمشکل کوئی ایک نسخہ دستیاب ہو بھی جائے تو اس کی دس دس گنا قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔ یہ وہ بیش بہا خزانہ ہے جس سے کوئی احمدی گھر خالی نہیں ہونا چاہیئے۔ قرآنی علوم سے استفادہ کی راہ آسان کرنے کی غرض سے ۷۵ صفحات پر مشتمل فہرست مضامین بھی درج کر دی گئی ہے جو مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی مرتب کردہ ہے۔

یہ جلد اور بعض سابقہ جلدیں الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گول بازار ربوہ سے مل سکتی ہیں۔

---

م- فرمائیں گے۔ تمام مجالس انصار اللہ سے گذارش ہے کہ وہ ازراہ کرم ان سے پوری طرح تعاون فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

# احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ کی مختصر روداد

## دینی اور تربیتی موضوعات پر اہم تقاریر

مورخہ ۲۲ جنوری بروز جمعۃ المبارک ہمارا جلسہ سالانہ اپنی قدیمی روایات کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پر معارف تقریر اور پرسوز دعاؤں کے ساتھ شروع ہوا دعا کے بعد زنانہ پروگرام زیر صدارت سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ نے کی اور نظم صاحبزادی امۃ المصور مرزا نے سنائی۔ اسکے بعد امۃ الرشید فضل فرسٹ ایئر نے خلافت کی برکات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ خلافت نبی کی ڈھال اور اللہ تعالیٰ کا سایہ ہوتا ہے اور اس نظام کے زیر سایہ ہی جماعت قائم رہ سکتی ہے... یہ ہمارا سالانہ اجتماع۔ مختلف ممالک میں تبلیغ کے مراکز کا قیام مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم اور تعمیر ربوہ یہ سب نعمتیں نظام خلافت کے ساتھ وابستگی کے نتیجہ میں ہی ہمیں حاصل ہوئی ہیں اس کے بعد محترمہ نصیرہ نزہت صاحبہ نے انسانی زندگی کا مقصد بیان کرتے ہوئے بتایا کہ انسان کا وجود اسلئے ظہور میں آیا کہ وہ خدا تعالیٰ کا عبد بنے اور اپنے تمام قویٰ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی عبادت کرے۔ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی تمام صفات مکمل طور پر بیان کی ہیں۔ پس ہمیں اپنی زندگی کے اصل مقصد کو حاصل کرنے اور اللہ تعالیٰ کی صفات اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے اسکے بعد پہلا اجلاس جمعہ کی نماز کے لئے ختم ہوا۔

دوسرا اجلاس جمعہ و عصر کی نماز کے بعد زیر صدارت بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے کی نظم صاحبزادی امۃ الرافع و صاحبزادی امۃ الولی نے سنائی ایک پنجابی نظم محترمہ امۃ اللہ صاحبہ مغل نے پڑھی اس کے بعد محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ سکرٹری مال ربوہ نے بتایا کہ دنیا کا نظام نہ اکیلے مرد چلا سکتے ہیں اور نہ اکیلی عورتیں۔ اسلام نے اس نظام کو احسن طریق سے چلانے کے لئے کچھ ہدایات دی ہیں جن پر عمل کرنا نہ صرف مردوں کے لئے ضروری بلکہ عورتوں کے لئے بھی ضروری ہے۔ اگر ان دونوں میں سے ایک فریق غفلت کرے تو بھی دنیا کا نظام صحیح طور پر نہیں چل سکتا ہمیں چاہیئے کہ ہم شرک اور ہر قسم کے ظاہری و باطنی گناہوں سے بچیں اور خدا تعالیٰ کی اطاعت کو اپنا شعور بنائیں اور اسی طرح اپنے بچوں کی جسمانی روحانی اخلاق کی درستی کی طرف سے غافل نہ ہوں اسکے بعد محترمہ امۃ المجید صاحبہ رحمان ایم اے نے بتایا کہ جماعت کی تعمیر کا انحصار مسلسل جد و جہد اور عمل پر ہے مسلمانوں کی حالت آج اس لئے دگرگوں ہے کہ اُن میں صرف باتیں ہی باتیں رہ گئی ہیں مگر جوش عمل ختم ہو گیا ہے وہی مسلمان جو اپنے ایمان و اعتقاد کے ساتھ جوشِ عمل کی برکت سے ساری دنیا پر چھا گئے تھے اب پس ماندہ بن کر رہ گئے ہیں آج بھی اتنے ہی اخلاص و عمل کی ضرورت ہے جتنی کہ پہلے تھی پروگرام کے مطابق امۃ اللہ خورشید صاحبہ بیماری کی وجہ سے تقریر کے لئے نہ آسکیں اس لئے چند نظموں کے بعد اجلاس ختم ہوا۔

مورخہ ۲۳ر جنوری بروز ہفتہ صبح کے پروگرام میں صاحبزادہ مرزا مبارک صاحب کی تقریر اور حضرت صاحبزادہ بشیر احمد صاحب کی تقریر بعنوان ذکر حبیب مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئی آپ کی تقریر کے بعد زنانہ پروگرام زیر صدارت بیگم صاحبہ چوہدری شاہنواز شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم فاطمہ بیگم صاحبہ نے کی نظم صاحبزادی امۃ الباقی عائشہ نے پڑھی اور ایک پنجابی نظم امۃ اللہ صاحبہ مغل نے سنائی اس کے بعد سیدہ ام امۃ المتین صاحبہ نے احمدی خواتین کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ اپنا وقت اِدھر اُدھر گھومنے میں ضائع نہ کریں اتنی سردی میں تکالیف برداشت کر کے آپ محض سیر و تفریح کی خاطر نہیں آئیں بلکہ اس لئے آئی ہیں کہ پروگرام سے فائدہ اٹھا کر ایک نئے جذبہ اور نئے عزم کے ساتھ واپس لوٹیں۔ اس کے بعد تقریر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا جماعت احمدیہ کی ترقی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بے شمار بشارات اور پیشگوئیاں دیں اور وہ ضرور پوری ہو کر رہینگی۔ جماعت احمدیہ کی ترقی کا زمانہ اب قریب آرہا ہے اور ہمیں اس کے لئے تیار رہنا چاہیئے اس وقت کی جماعت آئندہ آنیوالی نسلوں کی معلم ہوگی مگر وہ معلم جبھی بن سکتی ہے جبکہ وہ علم دین سیکھیں اپنے اندر خشیۃ اللہ پیدا کریں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا کثرت سے مطالعہ کریں تاکہ آپ کو معلوم ہو سکے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ کیا تھا آپ کی تعلیم کیا تھی۔ آپ کے اخلاق کیا تھے۔ اور اسی قسم کا رنگ اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ آپ آنیوالی نسلوں کے صحیح معلم بن سکیں۔ آنحضرت صلعم کے بعد مسلمانوں میں فساد اس وقت پیدا ہوا جب وہ قرآن کریم کی تعلیم کو بھول گئے اور خشیۃ اللہ کو ترک کر کے آپس میں لڑنا جھگڑنا شروع کر دیا آپ کو سال میں ایک مرتبہ مرکز میں آنے کا موقعہ ملتا ہے اس کو غنیمت سمجھنا چاہیئے وقت ضائع کرنے کی بجائے کچھ سیکھ کر جانا چاہیئے تا آپ جا کر دوسروں کو سکھا سکیں زبانی تبلیغ سے زیادہ عملی نمونہ کا اثر ہوتا ہے آپ کا عملی نمونہ اپنے اور بیگانوں سے ایسا ہونا چاہیئے کہ دوسرے خود بخود احمدیت کو قبول کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ اپنی تقریر کے بعد آپ نے مختلف امتحانات میں کامیاب ہونے والی طالبات میں اسناد تقسیم کیں اور لجنات کو حسن کارگردگی کی بنا پر انعامات دئے اور پہلا اجلاس ختم ہوا۔

۲۳ جنوری دوسرے وقت مولانا ابوالعطا صاحب اور مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کی تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں

۲۴ر جنوری بروز اتوار صبح کا پروگرام زیر صدارت بیگم چوہدری بشیر احمد صاحب شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم سیدہ امۃ الرفیق بیگم نے کی تلاوت اور نظم کے بعد امۃ المجید صاحبہ ایم اے نے اپنی تقریر تربیت اولاد اور تبلیغ احمدیت پر شروع کی اور بتایا بچوں کو بچپن میں جو باتیں سکھائی جاتی ہیں اس کے نقش تا عمر زندہ رہتے ہیں۔ بچوں کی تربیت کا صحیح طریق یہ ہے کہ والدین خود ایسے عمل بجا لائیں جو اسلامی تمدن اور اخلاق کے مطابق ہوں اگر ہم بچوں کی تربیت اسلامی احکام کے مطابق کرینگے تو ہمارے ان بچوں کے نمونہ سے دوسرے لوگ متاثر ہوں گے۔ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ احمدیت تمام دنیا میں پھیلے گی اور یہ وعدہ ضرور پورا ہو گا مگر خوش قسمت ہیں وہ لوگ جن کی اولادیں اس دن کو قریب لانے میں ممد و معاون ثابت ہوں گی۔ اسکے بعد چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کی تقریر بعنوان 'اخروی زندگی' مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئی اس تقریر کے بعد زنانہ پروگرام شروع کیا گیا بعدہٗ امۃ المصور بیگم نے نظم سنائی صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ نے نظام احمدیت کا پیدا کردہ شاندار انقلاب کے عنوان پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ احمدیت کے پیدا کردہ شاندار انقلاب کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے پہلے مسلمانوں کے حالات سے واقفیت حاصل کی جائے جب کہ اسلام صرف نام کا باقی رہ گیا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہ صرف اسلام پر عائد ہونے والے اعتراضات کا ہی دندان شکن جواب دیا بلکہ علوم قرآنی کے مطالب و معارف بیان کر کے اور تبلیغ اسلام کو اکناف عالم میں وسیع کر کے اسلام کی علمی و عملی خدمات بھی سرانجام دیں۔ اس کے بعد امۃ الوحید صاحبہ نے ایک نظم سنائی اور بعد میں مس نصیرہ صاحبہ شاہنواز ایم اے نے بچوں کی تربیت کے نفسیاتی اصولوں پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ عورتیں قوم کی معمار ہیں اگر قوم کی عمارت کی پہلی اینٹ ہی غلط رکھی گئی تو پھر یہ عمارت کبھی بھی سیدھی نہ ہو گی۔ عورت کی گود دنیا کے بڑے بڑے سیاستدانوں اور فلاسفروں کا گہوارہ رہی ہے۔ ہمارے آقا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ابتدائی تعلیم عورت کی گود میں ہی پائی آج بھی دنیا کو راستبازوں اور عالموں اور دیانتداروں کی ضرورت ہے ہمیں تربیت اولاد کے سب پہلوؤں پر توجہ دے کر اُن کی تربیت نہایت اعلےٰ رنگ میں کرنی چاہیئے تا ہمارے یہ بچے قوم و ملک کے لئے باعث فخر وجود بنیں۔ اس کے بعد بچیوں نے چند نظمیں سنائیں اور پہلا اجلاس برخاست ہوا۔

نماز عصر و ظہر ادا کرنے کے بعد دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ جس میں مردانہ جلسہ گاہ سے پہلے ٹیپ ریکارڈ پر حضور اقدس کی تقریر ۵۳ء کا ایک حصہ سنا۔ اور پھر حضور تشریف لانے پر حضور کی تازہ پر معارف تقریر سنی گئی اور بعد دعا جلسہ ختم ہوا (امۃ الرشید شوکت)

## ولادت

میرے چوتھے پوتے کا نام حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ نے عبدالحنان تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچہ کو اسم بامسمیٰ بنائے یہ بچہ مولوی احمد علی صاحب صادق عربی ٹیچر گنڈا سنگھ والہ کا لڑکا اور ڈاکٹر غلام ربانی خانصاحب درویش انچارج احمدیہ ہسپتال قادیان کا بھانجہ ہے (خاکسار حکیم عبید اللہ ناصر ربوہ)

## درخواست دعا

عزیزم کرشن احمد صاحب درمیکل کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب جماعت و درویشان قادیان سے نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے

خورشید احمد منیر مربی سلسلہ

# وقفِ جدید کیا ہے؟

ہمارے مقدس اور پیارے امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے یہ ایک ایسی تحریک ہے جس کا من انصاری الی اللہ کے رنگ میں ہم میں سے ہر ایک مخاطب ہے۔ دراصل حضور نے اس بابرکت تحریک کے ذریعہ ہم کو رضا الٰہی حاصل کرنے کا ایک اور موقعہ بہم پہنچایا ہے۔ پس خوش بخت ہے وہ مومن جو اس وقت کو غنیمت جان کر موقع ہاتھ سے جانے نہ دے۔

(۱) اگر آپ کے اندر خدمت دین اور رفاہ خلق کا جذبہ موجزن ہے اور آپ چاہتے ہیں کہ اپنی تمام زندگی رضا الٰہی کے حصول میں صرف کر دیں تو آپ اپنی درخواست "وقفِ جدید" معہ جملہ کوائف (مثلاً عمر۔ صحت۔ تعلیم۔ قابلیت وغیرہ) دفتر وقفِ جدید میں بھیج دیں تا آپ کی مقدس خواہش کی تکمیل کا سامان ہو سکے۔

(۲) اگر آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے وسعتِ رزق کے ساتھ ساتھ خدمتِ دین و اشاعتِ اسلام کے لئے مالی قربانی کے جذبہ و شوق سے بھی نوازا ہے تو آپ اپنے محبوب وطن سے جہالت و بیماری دور کرنے اور بہتر تعلیم و تربیت کا انتظام کرنے کے لئے وقفِ جدید کے مالی پہلو میں دل کھول کر چندہ ادا کر کے اپنے اس جذبۂ شوق کی تسکین کر سکتے ہیں۔

(۳) وقفِ جدید کا تیسرا پہلو "وقفِ زمین" ہے اور اس میں شامل ہو کر نہ صرف آپ اپنے ملک اور قوم کے لئے صدقہ جاریہ میں شریک ہو سکتے ہیں بلکہ خاص طور پر اپنے قریبی ماحول میں ایک قائم رہنے والی قربانی یادگار چھوڑ سکتے ہیں جو آپ کی اولاد و اقارب کے لئے ہمیشہ اپنے حوصلے بلند رکھنے اور اپنی قربانیوں کے معیار بڑھاتے چلے جانے کا ایک اہم محرک ثابت ہوگا۔ اسلام و احمدیت کے درخشندہ ستارو! جہاں وقفِ جدید کے دو پہلو یعنی "وقفِ زندگی" اور "وقفِ زمین" خاص معیار اور خاص حالات کے احباب سے تعلق رکھتے ہیں وہاں اس کے مالی جہاد کا پہلو نہایت درجہ آسان اور حوصلہ افزا ہے۔ پس آپ سب کو اپنی انتہائی کوشش کرنی چاہیئے کہ جماعت کا کوئی مرد عورت یا بچہ نہ رہے جو "وقفِ جدید" کے چندہ میں شامل نہ ہو اور ہر شامل ہونے والا قربانی کا ایسا معیار پیش کرے کہ جس سے اس کی حب الوطنی اور ایمان کا شاندار مظاہرہ ہوتا ہے بہت جلد اپنے پیارے امام کی خواہش کی تکمیل میں وقفِ جدید کے چندہ کو بارہ لاکھ تک پہنچا دینے میں کامیاب ہو سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں جلد اس قابل بنا دے۔ آمین

اسلام و احمدیت کی ترقی و غلبہ یقینی ہے اور اس کی عالمگیر مقبولیت کے دن قریب آرہے ہیں۔ خوش نصیب ہوں گے وہ لوگ جو اس وقت قربانی کر کے وہ مقام حاصل کر لیں گے جس کو یاد کر کے آئندہ نسلیں فخر و رشک کریں گی۔ ان قربانی کرنے والوں کو دونوں جہانوں میں عظیم اجر سے نوازا جائے گا۔ ایسے مخلصین کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

> خوشا مسعود کرم کن بر کسے کو ناصر دین است
> بلائے او بگردان گر گہے آفت شود پیدا
> چناں خوش دار او را اے خدائے قادر مطلق
> کہ در ہر کار و بار و حال او جنت شود پیدا

(انچارج وقف جدید ربوہ)

# غانا مغربی افریقہ میں اساتذہ کی ضرورت

احمدیہ سیکنڈری سکول غانا مغربی افریقہ کے لئے مندرجہ ذیل اساتذہ کی ضرورت ہے۔ بیرونی ممالک میں ملازمت اور خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں وکیل التبشیر ربوہ کے نام ارسال کریں۔ درخواست کے ہمراہ علاقہ کے امیر کی تصدیق اور سفارش بھی ضروری ہوگی۔

(۱) بی اے فرسٹ ڈویژن یا مندرجہ ذیل مضامین میں سے کسی ایک میں ایم اے سیکنڈ ڈویژن پاس ہو۔ انگلش۔ فرنچ۔ لاطینی۔ فزکس۔ جغرافیہ۔ ریاضی۔ کیمسٹری۔ بیالوجی اور ہسٹری۔

۲۔ ایم اے ریاضی اور ایم اے فزکس کو ترجیح دی جائیگی۔

(۳) پانچ سالہ تجربہ ضروری ہے۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

# پہلے تین چار ماہ میں ادائیگی

## تحریک جدید کے چندہ کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا

## ایک قیمتی ارشاد

فرمایا:۔

"زیادہ صحیح طریق یہی ہے کہ ہر احمدی تحریک جدید میں حصہ لے اور بڑھ چڑھ کر حصہ لے۔ زندگی کو اتنا سادہ بنا لے کہ اس پہ یہ قربانی دوبھر نہ ہو اور تمام وعدے پہلے تین چار ماہ میں ہی ادا ہو جائیں۔"

تحریک جدید کے سال نو کا اعلان یکم نومبر ۱۹۶۵ء کو ہوا تھا اور ماہ فروری ۱۹۶۶ء اس کا چوتھا مہینہ بنتا ہے اپنا چندہ ۲۰ر فروری سے پہلے پہلے ادا فرما کر یوم مصلح موعود کی تقریب پہ ہونے والی دعائیں حاصل کرنے کی کوشش فرمائیے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

# دارالقضاء ربوہ کے ضروری اعلانات

چوہدری شاناں صاحب ولد چوہدری خوشی محمد صاحب ولد خان محمد صاحب ساکن مرالہ ضلع گجرات نے درخواست دی ہے۔ کہ ہمارے والد چوہدری خوشی محمد صاحب فوت ہو چکے ہیں۔ مرحوم نے -/۱۶۰۰ روپے بسلسلہ اراضی اسلام پور اسٹیٹ سندھ دیئے تھے۔ جن میں سے بطور قسط اوّل مبلغ -/۴۰۰ روپے واپس دیئے جانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یہ رقم چوہدری بشیر احمد صاحب ولد چوہدری شاہ محمد صاحب ساکن مرالہ کو دیدی جائے۔ میرے علاوہ میرا ایک نابالغ بھائی مسمی نذیر احمد اور ایک نابالغہ ہمشیرہ مسماۃ رسول بی بی والد مرحوم کے وارث ہیں۔ اور کوئی وارث نہیں ہے۔ میں اپنے نابالغ دونوں بہن بھائیوں کا ہر طرح ذمہ دار ہوں۔ اس درخواست پہ مکرم چوہدری شاہ محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مرالہ کی تصدیق درج ہے۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو بیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

۲۔ مکرم مرزا عبد الرحمٰن صاحب 252/2 پاکستان کوارٹرز لارنس روڈ کراچی نمبر ۳ اور ان کی ہمشیرہ محترمہ حلیمہ بی بی صاحبہ ساکن پنڈی لالہ ضلع گجرات نے درخواست دی ہے۔ کہ ہمارے والد صاحب مرزا غلام نبی صاحب ساکن پنڈی لالہ ضلع گجرات ۱۹۴۹ء میں وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم نے -/۴۶۴۳ روپے برائے خرید اراضی اسلام پور اسٹیٹ سندھ دیئے ہوئے تھے۔ یہ رقم اب واپس دی جا رہی ہے۔ جس میں سے پہلی قسط مبلغ -/۸۰۰ روپے اور آئندہ ادا ہونے والی اقساط بھی ہمیں ادا کی جائیں کیونکہ ہمارے سوا مرحوم کا کوئی وارث نہیں ہے۔ محترمہ حلیمہ بی بی صاحبہ نے اس درخواست پر لکھا ہوا ہے۔ کہ میرے حصے کی رقوم کی اقساط بھی میرے بھائی مرزا عبد الرحمٰن صاحب کو ادا کی جائیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو بیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

۳۔ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب وینس پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لنگے ضلع گجرات نے اطلاع دی ہے۔ کہ چوہدری کرم داد صاحب ولد رسول بخش صاحب موضع لنگے وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کے ورثاء ایک لڑکا۔ ایک بیوہ اور دو لڑکیاں ہیں۔ اسلام پور اسٹیٹ سندھ میں دی ہوئی رقم میں سے پہلی قسط مبلغ تین صد روپے جو واپس ملنی منظور ہوئی ہے۔ وہ مرحوم کی بیوہ مسماۃ مریم بی بی صاحبہ کو دے دی جائے۔ باقی ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پہ کوئی اعتراض ہو تو بیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

۴۔ محترمہ طالعہ بی بی صاحبہ بیوہ میاں خدا بخش صاحب مرحوم ساکن اوڈرحہ ضلع سرگودھا نے درخواست دی ہے۔ کہ عرصہ قریباً تین سال سے میاں خدا بخش صاحب سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ اوڈرحہ فوت ہو چکے ہیں۔ مرحوم نے دو ہزار روپے خرید اراضی اسلام پور اسٹیٹ سندھ کے لئے دئے ہوئے تھے۔ جو اب واپس ملنے والے ہیں۔ اور اس کی پہلی قسط پانصد روپے واپس کرنی دارالقضاء نے منظور کی ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے دو لڑکے میاں احمد بخش صاحب اور میاں محمد عبد اللہ صاحب وارث ہیں۔ میرے حصے کی رقم میاں محمد عبد اللہ صاحب کو دیدی جائے۔ نیز اس درخواست پہ میاں احمد بخش صاحب نے بھی لکھا ہے۔ کہ میرے حصے کی رقم میرے بھائی محمد عبد اللہ صاحب کو دیدی جائے۔ سو اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پہ کوئی اعتراض ہو تو بیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

## یونیورسٹی ٹاؤن کیلئے متمول طبقہ پر زائد ٹیکس عائد ہونے کا امکان

### کارخانہ داروں اور بڑے تاجروں نے تعمیراتی منصوبہ کے لئے امداد نہیں دی

لاہور ۱۱ر فروری :۔ یونیورسٹی اپیل کمیٹی آئندہ ہفتے اس تجویز پر غور کرے گی۔ کہ یونیورسٹی ٹاؤن کی تعمیر کے لئے مالی امداد فراہم کرنے کی غرض سے کارخانہ داروں اور بڑے تاجروں کی آمدنی پر ایک آنہ فی روپیہ زائد ٹیکس عائد کرنے کی درخواست حکومت سے کی جائے اس کی ضرورت اس لئے پیش آئی ہے۔ کہ اصحاب ثروت نے یونیورسٹی ٹاؤن کے لئے چندہ دینے میں قطعی تعاون نہیں کیا ہے۔ پنجاب یونیورسٹی کو تعمیراتی مقاصد کے لئے تین کروڑ روپے کے لگ بھگ سرمایہ درکار ہے

یونیورسٹی ٹاؤن کے پراجیکٹ ڈائرکٹر لیفٹیننٹ کرنل محمد شہباز خان نے جو "یونیورسٹی اپیل کمیٹی" کے سیکرٹری بھی ہیں۔ آج اس امر پہ افسوس ظاہر کیا کہ متمول اصحاب نے یونیورسٹی ٹاؤن کے لئے مالی امداد دینے کی طرف ابھی کوئی توجہ نہیں کی ہے۔ صرف لیڈی عبدالقادر کی جانب سے دس ہزار روپے کا عطیہ موصول ہوا ہے لیکن اس نیک قدم کے بعد کسی اور صاحب زر نے قومی تعمیر کے اس اہم منصوبہ میں سر دست حصہ نہیں لیا ہے"۔

آپ نے کہا "یونیورسٹی ٹاؤن کی تعمیر کے پہلے چار سال کے دوران دو کروڑ روپے صرف کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ چار چار سال کے دو مزید پروگرام ہیں۔ جن کے لئے مجموعی طور پر پانچ کروڑ روپیہ درکار ہے۔ حکومت کی جانب سے سالانہ سرکاری امداد پچیس لاکھ روپے کے لگ بھگ ملتی ہے پروگرام کے مطابق مئی ۱۹۶۰ء میں سب سے پہلے انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن کی تعمیر شروع کی جائے گی۔ جس پر ۲۸ لاکھ روپے خرچ آئیں گے۔ اسی مہینے اہم سڑکوں کی تعمیر بھی متوقع ہے۔ اس پہ اخراجات کا اندازہ بیس لاکھ روپے ہے۔ غیر سرکاری امداد میں سے سب سے پہلے ایک خوبصورت مسجد اور دینی تعلیم کے لئے ایک مدرسے کی وسیع و عریض عمارت کی تعمیر ہوگی۔ پانچ کروڑ روپے کی مطلوبہ رقم میں سے دو کروڑ روپے کی غیر ملکی امداد متوقع ہے۔ باقی تین کروڑ روپے کی فراہمی کا مسئلہ ارباب ثروت کی توجہ کا محتاج ہے"۔

یونیورسٹی اپیل کمیٹی کے سیکرٹری نے کہا "مسٹر یو کرامت ھالسی چانسلر نے دسمبر کے آخری ہفتہ میں اہل سرمایہ سے اپیل کی تھی۔ کہ وہ نئے یونیورسٹی ٹاؤن کی تعمیر کے سلسلہ میں فراخدلی سے مالی امداد کریں۔ کیونکہ صرف مرکزی اور صوبائی حکومتوں کی امداد سے اس عظیم منصوبہ کی تکمیل اطمینان بخش طریقہ سے نہیں ہو سکے گی۔ وائس چانسلر نے ان دنوں بھی افسوس کا اظہار کیا تھا کہ مغربی پاکستان کے بڑے تاجروں اور کارخانہ داروں نے متعدد اپیلوں کے باوجود اس مسئلہ کی طرف توجہ نہیں کی تھی۔ مسٹر یو کرامت نے اسی اپیل کے ضمن میں مزید کہا تھا "کیا اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ہم اپنے مسلمان تاجروں اور کارخانہ داروں سے کوئی "گنگا رام" اور "دیال سنگھ" تلاش نہیں کر سکتے؟"

لیفٹیننٹ کرنل محمد شہباز خان نے بتایا "آج بھی صورت حال وہی ہے۔ تاجروں اور کارخانہ داروں کی سرد مہری اور عدم التفات میں کوئی فرق نہیں آیا ہے۔ اور انہیں غالباً یہ احساس نہیں ہے۔ کہ یونیورسٹی ٹاؤن کی تعمیر کے لئے آئی۔ سی۔ اے نے ۶۵ لاکھ روپیہ غیر مشروط طور پہ دیکر یہ واضح کیا ہے۔ کہ ہمارے سرمایہ دار اپنے قومی منصوبوں سے جتنے غیر متعلق ہیں یہ زندہ قوموں کا شیوہ نہیں اس کے برعکس دوسری تنظیمیں ہماری اجتماعی ترقی کی خواہشمند اور اس میں عملی طور پر معاون ہیں"۔

یونیورسٹی کے پراجیکٹ ڈائرکٹر نے کہا ۔۔ ان ٹیکسوں میں اضافہ سے کا بوجھ ملک کی غریب آبادی پر پڑنے کا مستحسن نہیں ہوگا۔ لیکن بڑے کارخانہ داروں اور تاجروں کی غیر محدود آمدنی سے کچھ حصہ کسی عظیم قومی کام کے لئے ٹیکس کے طور پر وصول کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ بلکہ یہ امر تاجروں اور کارخانہ داروں کے لئے موجب اطمینان ہونا چاہیئے۔ کہ وہ روپیہ جو پاکستان کے تجارتی اور صنعتی وسائل سے پیدا کر رہے ہیں۔ اسی ملک کی آئندہ نسلوں کے کام آئیگا۔

## دیوار گرنے سے ننھا طالب علم ہلاک

لاہور ۱۱ر فروری :۔ آج شام علاقہ قلعہ گوجر سنگھ کی عمارت کے پیچھے منٹگمری پارک کے علاقہ میں ایک المناک حادثہ ہوا۔ جب کہ ایک دیوار گرنے سے تیسری جماعت کا ایک ننھا طالب علم محمد صدیق عرف سیفو (سات سال) ملبہ میں دب کر ہلاک ہو گیا۔

منٹگمری پارک میں مکان ۲۳ کے محمد صادق کا بیٹا محمد صدیق کارپوریشن پرائمری سکول قلعہ گوجر سنگھ میں تیسری جماعت میں پڑھتا تھا۔ کل شام سکول سے واپس آنے کے بعد وہ حسب معمول اپنے سکول کے چند دوستوں کے ہمراہ کھیلنے کے لئے میدان میں آ گیا وہاں چند ماہ قبل ایک شخص نے کچی جھونپڑی بنانے کے لئے ایک کچی دیوار تعمیر کی تھی۔ لیکن اس کے بعد تعمیر کا کام روک دیا تھا۔ صدیق اور اس کے ساتھی اس دیوار کے قریب آ کر کھیلنے لگے۔ ابھی انہیں وہاں آئے بمشکل بیس منٹ گزرے ہوں گے کہ دیوار اچانک منہدم ہو گئی۔ اور صدیق ملبہ میں دب گیا۔ اس کے ساتھیوں کے شور مچانے پر ارد گرد کے لوگوں نے بھاگ کر سیفو کو ملبہ میں سے باہر نکالا لیکن وہ اس وقت تک جان بحق ہو چکا تھا۔



## کویت تیل کمپنی کے پاکستانی ملازمین

کراچی ۱۱ر فروری ایک اطلاع کے مطابق کویت تیل کمپنی کے ملازمین نے پاکستان فلڈ ریلیف فنڈ میں قریباً ۳۲ ہزار روپیہ عطیہ دیا ہے کمپنی کے ایک فورمین مسٹر عبدالحمید نے ایک چیک صدر فیلڈ مارشل ایوب کو پیش کیا ہے۔ کمپنی کے ایجنٹ نے انکشاف کیا ہے کہ اس وقت کمپنی میں چودہ سو پاکستانی کام کر رہے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم اپنے پاکستانی ملازمین پر نازاں ہیں۔

## فلسطینی مہاجرین کے لئے پاکستانی امداد

کراچی ۱۱ فروری ایک اطلاع کے مطابق سال رواں میں پاکستان مہاجرین فلسطین کے بحالیاتی فنڈ میں ایک لاکھ روپے دے گا۔ یہ رقم بیروت کے پاکستانی سفارت خانے کی وساطت سے ڈائرکٹر اقوام متحدہ (فلسطینی مہاجرین) کے حوالے کی جائے گی۔ اس رقم کی ادائیگی کے بعد پاکستان کی طرف سے ادا کی جانے والی مجموعی رقم ۴۲ لاکھ ۸۴ ہزار سات روپے بن جائے گی۔ پاکستان فلسطین کے مہاجر فنڈ میں ۱۹۴۹ء سے مالی امداد دے رہا ہے۔

## ترکی کے صدر کی آمد

ڈھاکہ ۱۱ر فروری۔ ایک اطلاع کے مطابق ترکی کے صدر مسٹر جلال بایار ۱۷ تاریخ کو یہاں پہنچ رہے ہیں وہ پاکستان میں چند دن قیام کریں گے۔

## جونیئر کلرکوں کی تنخواہ کا سکیل

لاہور ۱۱ فروری۔ صوبائی حکومت نے حکم دیا ہے کہ سارے سیکرٹیریٹ جونیئر کلرکوں کو فی الفور ۶۰-۴-۱۰۰/۵-۱۲۰ کا سکیل دیا جائے۔ حکومت نے اس سکیل کا اعلان ۱۹۵۹ء کے آغاز میں کیا تھا اور حکم دیا تھا کہ اس پر یکم اکتوبر ۱۹۵۹ء سے عمل کیا جائے۔ اب حکومت کو اس لئے دوبارہ اعلان کرنا پڑا ہے کہ بعض علاقوں کی اطلاعات سے حکومت کو یہ معلوم ہوا تھا کہ بعض جونیئر کلرک اس سکیل کے مستحق ہیں۔ لیکن انہیں اس فائدے سے محروم کیا جا رہا ہے۔

## ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

# قیمتوں کے بارے میں اعلیٰ اختیارات کا کمیشن قائم کیا جائے

کراچی ۱۲ فروری۔ پاکستان کے مشہور و معروف ماہر اقتصادیات ڈاکٹر انور اقبال قریشی نے قیمتوں سے متعلق اعلیٰ اختیارات کے ایک کمیشن کے قیام پر زور دیا ہے کہ صارفین کے مفادات کی حفاظت کی جا سکے۔ مصنوعات کی قیمتوں کو معقول حد تک لایا جا سکے اور مقامی پیداوار سے تعلق رکھنے والی درآمدی اشیاء کی منصفانہ قیمتیں مقرر کی جا سکیں۔

ڈاکٹر قریشی نے ایک بیان میں اپنی اس سوچی سمجھی رائے کا اظہار کیا کہ پاکستان میں اندھا دھند صنعتوں کے قیام سے احتراز کرنا چاہیئے اور گنی چنی صنعتوں کو ترقی دینے کی طرف توجہ منعطف کرنی چاہیئے جو ملک کے لئے زیادہ مفید ثابت ہو سکیں۔ آپ نے کہا ایسی صنعتوں کو شروع کرنے سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا ہے جو اپنے پاؤں پر کھڑی نہ ہو سکیں۔ ایسی صنعتیں ہمیشہ ملک کی اقتصادیات پر بوجھ ثابت ہوں گی اور ملک کو آگے بڑھنے میں مدد دینے کی بجائے پیچھے دھکیلتی ہیں۔ ان کے عوض ہمیں ایسے صنعتی کارخانے کھولنے کی ہمت افزائی کرنا چاہیئے۔ جو پاکستان میں تیار ہونے والا خام مال استعمال کریں اور جن کی مصنوعات نہ صرف ملک کی اندرونی منڈیوں میں غیر ملکی مصنوعات کا مقابلہ کر سکیں بلکہ غیر ملکی منڈیوں میں بھی ہمارے لئے زرمبادلہ کما سکیں۔

ڈاکٹر قریشی نے کہا ملک کے مفادات کا تقاضا یہ ہے کہ قیمتوں کے بارے میں اعلیٰ اختیارات کا ایک کمیشن قائم کر دیا جائے جو پاکستان میں تیار ہونے والی اشیاء کی لاگت کو مدنظر رکھ کر ان کے نرخ مقرر کرے۔ قیمتوں کے کمیشن کو ایسے ماہر اکونٹنٹوں کی خدمات حاصل ہونی چاہئیں جو اعداد و شمار کے ذریعے مختلف اشیاء کی لاگت معلوم کرنے کی ماہرانہ صلاحیتیں رکھتے ہوں۔ آپ نے کہا اگر ایسا کمیشن کچھ عرصہ پیشتر قائم کر دیا جاتا تو اس صورت میں صارفین کے کروڑوں روپے بچ جاتے جو محض اس لئے صرف ہو گئے ہیں کہ بعض کارخانہ داروں نے اپنی مصنوعات کی من مانی قیمتیں مقرر کر رکھی ہیں۔ آپ نے موجودہ حکومت کے کارناموں کو سراہا اور کہا حکومت نے نفع اندوزوں کے خلاف اقدامات کرنے سے کبھی گریز نہیں کیا۔ اور اس نے متعدد مقامی مصنوعات کے نرخوں کو بڑھنے سے روکا بھی ہے۔ بہرحال اگر اس وقت بھی قیمتوں کے متعلق کوئی با اختیار کمیشن قائم کر دیا جائے تو اس سے ملک کو بڑا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ لیکن اس قسم کا کمیشن جلد قائم ہونا چاہیئے۔ اس کمیشن کی ہیئت ترکیبی ایسی ہونی چاہیئے کہ وہ عوام کا ہر لحاظ سے معتمد بن جائے اور صارفین کو اس کے بارے میں یہ یقین ہو جائے کہ اس کی غیر جانبداری اور وفاداری پر کسی کو شک و شبہ نہیں۔ ظاہر ہے کہ مخصوص مفادات کی طرف سے اس کمیشن کو بہت کچھ لالچ دیا جائیگا۔ اسی طرح یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس پر سیاسی دباؤ بھی ڈالا جائے۔ آپ نے تجویز پیش کی کہ اس کمیشن کی صدارت کے فرائض کسی ایسے ...... شخص کو سونپنے چاہئیں جسے سپریم کورٹ کے جج جیسی حیثیت حاصل ہو کمیشن میں دو تین اور ارکان بھی ہونے چاہئیں جن کی وفاداری اور قابلیت مسلم ہو۔ کمیشن کے ارکان کے لئے ضروری ہے کہ صنعت، انجنیرنگ اور اقتصادیات کے ماہر ہوں

ڈاکٹر قریشی نے کہا اس وقت ملک میں قیمتوں کے کنٹرول کا جو نظام موجود ہے وہ غیر موثر ثابت ہوا ہے اور بہت سے حلقے اس کے بارے میں شکایت کرتے دیکھے جا رہے ہیں، موجودہ نظام کی ناکامی کی ایک وجہ یہ ہے کہ اس میں محض عبوری انتظام کیا جاتا ہے اور قیمتوں کا معاملہ ایسے افسروں پر چھوڑ رکھا ہے جو اپنے دوسرے فرائض کے بوجھ تلے دبے رہتے رہیں اور قیمتوں کی طرف مناسب توجہ مبذول نہیں رکھتے ڈاکٹر قریشی نے یہ تجویز بھی پیش کی ہے کہ کنٹرول کے علاوہ قیمتوں کی نگرانی کا کام بھی کمیشن کو سونپ دینا چاہیئے۔

## صدر ایوب لاہور میں سیمینار کا افتتاح کریں گے

لاہور ۱۴ فروری۔ پاکستان کے صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں پیر ۱۵ فروری کو مشرق قریب اور جنوبی ایشیا کے آبپاشی کے طریقوں پر تین روزہ سیمینار میں افتتاحی اجلاس سے خطاب کریں گے۔ یہ سیمینار لاہور کے اسمبلی ہال میں منعقد کیا جائے گا۔ اس سیمینار کا اہتمام مشترکہ طور پر حکومت پاکستان اور امریکی تنظیم بین الاقوامی تعاون (آئی۔سی۔اے) نے کیا ہے۔ اس میں ایران۔ ہندوستان۔ لنکا۔ شرق اردن۔ نیپال۔ سوڈان اور ترکی کے مندوبین شرکت کریں گے توقع ہے کہ یونان اور متحدہ عرب جمہوریہ کے مندوبین بھی شریک ہوں گے سیمینار کے چیئرمین مسٹر ایس آئی حق جو مغربی پاکستان کے ترقیاتی کمشنر ہیں۔ مندوبین کا خیر مقدم کریں گے۔ اور صدر ایوب کا تعارف کرائیں گے۔

تین دن کے اجلاسات میں آئی سی اے پبلک ورکس چیف کیتھ ڈیونوف۔ مغربی پاکستان کے گورنر اختر حسین پاکستان کے وزیر خوراک و زراعت لفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں اور ایف اے او کی منصوبہ بندی تنظیم کے زراعتی ڈائریکٹر ڈاکٹر ایس ایم اے۔ بھی تقریریں کریں گے۔

# تعلیم الاسلام کالج کا بین الکلیاتی اردو مباحثہ

(بقیہ صفحہ اول)

حاصل کیا۔ نیز ایس ایم کالج کراچی کے معراج محمد تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے منور احمد ملک اور لاء کالج لاہور کے ارشاد کاظمی نے علی الترتیب دوم سوم اور چہارم پوزیشن حاصل کی۔ چونکہ تعلیم الاسلام کالج کے مقررین انعام کے لئے نہیں۔ صرف پوزیشن کے لئے مباحثہ میں شریک ہوئے تھے۔ اس لئے معراج محمد اور ارشاد کاظمی دوم اور سوم انعامات کے حقدار قرار پائے۔ اس مباحثہ میں منصفی کے فرائض مکرم جناب علی رضا صاحب گردیزی (منصف اعلیٰ) مکرم جناب اصغر حمید صاحب ریذیڈنٹ مجسٹریٹ چنیوٹ اور مکرم جناب شیخ روشن دین صاحب تنویر ایڈیٹر روزنامہ الفضل نے ادا فرمائے۔

مباحثہ کا آغاز تعلیم الاسلام کالج کے وسیع و عریض ہال میں سات بجے شام کو کالج یونین کے وائس پریذیڈنٹ جناب عبداللہ ابوبکر آف صومالی لینڈ کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو کالج یونین کے سیکرٹری صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب نے کی۔ بعد ازاں صاحب صدر نے مقابلہ میں شریک جملہ کالجوں کی ٹیموں اور دیگر مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے اسی موقعہ پر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج کا بھی خاص طور پر شکریہ ادا کیا۔ کہ جن کی خاص توجہ رہنمائی اور حوصلہ افزائی کی وجہ سے یونین اپنے بین الکلیاتی مباحثوں کو اس قدر اعلیٰ اور بلند معیار پر پہنچانے کے قابل ہوئی ہے بعد ازاں صاحب صدر نے منصف صاحبان کا تعارف کرایا۔ اس کے بعد یونین کے سیکرٹری صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب نے مباحثہ کے قواعد و ضوابط پڑھ کر سنائے۔ بعدہٗ تعلیم الاسلام کالج کے عبدالسمیع صاحب نے قائد ایوان کی حیثیت سے بحث کا آغاز کیا۔ ان کے بعد تعلیم الاسلام کالج کے دوسرے مقرر منور احمد صاحب ملک نے قائد حزب اختلاف کی حیثیت سے موضوع زیر بحث کی مخالفت میں اپنی تقریر کی۔ ان دو افتتاحی تقاریر کے بعد اسلامیہ کالج لائلپور، اسلامیہ کالج گوجرانوالہ، اسلامیہ کالج لاہور۔ جناح اسلامیہ کالج سیالکوٹ، ایس۔ ای۔ کالج بہاولپور گورنمنٹ کالج سرگودھا، دیال سنگھ کالج لاہور، گورنمنٹ کالج میرپور آزاد کشمیر، لاء کالج لاہور، نشتر میڈیکل کالج ملتان۔ گورنمنٹ کالج راولپنڈی۔ ایس ایم۔ کالج کراچی، پنجاب یونیورسٹی یونین اور ینگ سپیکرز یونین تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے مقررین نے باری باری موضوع زیر بحث کے حق میں اور اس کے خلاف دھواں دھار تقاریر کیں۔ جن کا سلسلہ تین گھنٹے سے زائد عرصہ تک جاری رہا۔ مباحثہ کے آخر میں صاحب صدر نے جب ایوان کی رائے طلب کی تو ایوان نے بہت بھاری اکثریت سے موضوع زیر بحث "یعنی انسان کا مستقبل روشن ہے"۔ کے حق میں رائے دیکر قائد ایوان کی پیش کردہ قرارداد کو منظور کر لیا۔

بعد ازاں مباحثہ کے منصف اعلیٰ مکرم جناب علی رضا صاحب گردیزی نے اسٹیج پر تشریف لا کر نتائج کا اعلان کیا۔ اور حاضرین کے اصرار پر اپنی ایک نظم بھی سنائی۔ آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل ٹی آئی کالج نے انگریزی اور اردو مباحثوں میں کامیاب رہنے والے کالجوں اور اول۔ دوم اور سوم انعامات حاصل کرنے والے مقرروں میں انعامات تقسیم کئے۔ جس کے بعد تعلیم الاسلام کالج یونین کے چھٹے بین الکلیاتی تقریری مباحثے اختتام پذیر ہو گئے۔